ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ڈاکٹر عبدالستار ملک ❁

اردو اصطلاحات سازی اور لسانیاتی اصطلاحات میں یکسانی کی ضرورت

Urdu Terminology and the Need for Uniformity in Linguistic Terms

By *Dr. Abdul Sattar Malik, Lecturer, Dept. of Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad.*

ABSTRACT

Terminology is of fundamental importance for any language and it is a regular art, it is necessary for the development of the language, wealth and increase in knowledge. Terminology is indispensable for the teaching and understanding of science and arts. If there is no tradition of terminology in a language, that language becomes academically bankrupt and suffers degradation. The language has to be integrated into the international linguistic stream by adapting it to the new linguistic attitudes. Otherwise, there are serious difficulties in acquiring knowledge and teaching.

Based on the critical and analytical study of the collection of terms, it has been concluded that in the translations of some terms lack the semantic breadth and syntactical condition which makes the understanding easy. In addition, the use of multiple synonyms for the same term causes confusion. There is a need to prepare a comprehensive linguistic dictionary containing the necessary interpretation and detail, in the light of English linguistic dictionaries and encyclopedias, after examining all the linguistic glossaries of Urdu closely.

Keywords: Homogeneity in Linguistic Terms, Explanatory Dictionary of Linguistic Terms, History of Urdu Terminology.

❁ لیکچرر، شعبۂ اردو، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اصطلاح عربی زبان کا لفظ ہے۔اس کا ماخذ''اصلح'' ہے۔صلح کا مادہ''ص ل ح'' ہے۔اس کا معنیٰ سلامتی، رضامندی، دوستی اور مصالحت ہے۔قواعد کی رو سے یہ ثلاثی مزید فیہ کے بابِ افتعال سے اسمِ مجرد ہے۔اردو میں لفظ''اصطلاح'' حاصل مصدر کے طور پر مستعمل ہے۔انگریزی میں اس اصطلاح کا متبادل لفظ Term ہے، جو لاطینی لفظTermienum اور یونانی لفظTermonسے ماخوذ ہے۔اس سے جرمنی لفظ Terma وضع کیا گیا ہے۔آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق:

> A word or phrase used to describe a thing or to express a concept, especially in a particular kind of language or branch of study.(1)

اردو لغت (تاریخی اصول پر) کے مطابق: وہ لفظ جس کے کوئی خاص معنی کسی علم یا فن وغیرہ کے ماہرین نے یا کسی جماعت نے مقرر کر لیے ہوں۔

۲۔روزمرہ، بول چال

۳۔ایسا لفظ یا رمز کی بات جسے قائل اور مخاطب کے علاوہ دوسرے لوگ نہ سمجھ سکیں۔(۲)

اردو زبان میں یہ لفظ پہلی بار ۱۸۳۲ء میں للّو لال کوی نے اپنی تصنیف کربل کتھا میں برتا۔''فرہنگِ آصفیہ'' کے مطابق: اصطلاح کے لغوی معنی باہم مصلحت کر کے کچھ معنی مقرر کر لینے کے ہیں۔اس طرح وہ الفاظ جن کے معنی بعض علوم کے واسطے مختص کر لیے ہیں۔اصطلاح علوم میں بھی داخل ہیں۔خیال رہے کہ اصطلاحی اور لغوی معنوں میں کچھ نہ کچھ نسبت بھی ضرور ہوتی ہے۔(۳)

اصطلاح کی تعریف سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اصطلاح سازی کی ضرورت زبان کو نئے علوم وفنون سے روشناس کرنے کے لیے ہوتی ہے اور اصطلاح کسی خاص مفہوم کی ادائیگی کے لیے کسی مشاورتی مجلس میں باہم صلاح ومشورے سے بنائی جاتی ہے۔کوئی بھی لفظ جس سے ہم آشنا ہوتے ہیں۔اس کے معانی کی تین پرتیں ہوتی ہیں۔

۱۔لغوی معنی (Lexical Meaning)

۲۔مرادی معنی (Texual Meaning)

۳۔اصطلاحی معنی (Term)

نوعیت کے اعتبار سے اصطلاحات کی چار اقسام ہیں:

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۱۔ مفرد (ایک لفظ پر مشتمل)

۲۔ مرکب (دو یا دو سے زیادہ الفاظ پر مشتمل)

۳۔ اتصالی یا ترکیبی (انسان کے سابقہ تجربات و معلومات اور مماثلت کی بنیاد پر اخذ کردہ)

۴۔ اسمی یا فعلی

اردو میں اصطلاحات سازی کا عمل تین طریقوں سے انجام پاتا ہے:

۱۔ ترجمہ ۲۔ اصطلاحی دخل ۳۔ اختراع

مختصر یہ کہ اگر مروج معنوں کے علاوہ کسی لفظ کا کوئی اور معنیٰ صلاح و مشورے سے مقرر کر لیا جائے تو اس صورت کو اصطلاح کہتے ہیں۔ اصطلاح کے ساتھ کئی تصورات اور خیالات وابستہ ہوتے ہیں۔ ہر لفظ اصطلاح نہیں ہوتا۔ اصطلاح کی تعریف ہی یہ ہے کہ وہ لفظ جو کسی خاص مفہوم کی ادائیگی کے لیے شعوری طور پر باہم صلاح و مشورے سے وضع کیا جائے۔ اصطلاح ہونے کی شرط یہ بھی ہے کہ اس کے ایک سے زیادہ معانی ہوں۔ ایک عمومی یا حقیقی اور دوسرے اصطلاحی۔

اصطلاح سازی کسی بھی زبان کے لیے بنیادی اہمیت کی حامل ہے اور یہ ایک باقاعدہ فن ہے، جو زبان کی ترقی، ثروت مندی اور ذخیرۂ علم میں اضافے کے لیے لازم ہے۔ علوم و فنون کی تدریس و تفہیم کے لیے اصطلاحات سازی ناگزیر ہے۔ جس زبان میں اصطلاح سازی کی روایت نہ ہو تو وہ زبان علمی طور پر مفلس ہو کر تنزل کا شکار ہو جاتی ہے۔ زبان کو نئے لسانی رویوں سے ہم آہنگ کر کے اسے بین الاقوامی لسانی دھارے میں شامل رکھنا پڑتا ہے۔ بصورتِ دیگر حصول علم اور تدریس و تعلیم میں شدید مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ اصطلاحات سازی ایک اہم اور نازک مرحلہ ہے۔ اگر اس سے بہتر انداز سے عہدہ برا نہ ہوا جائے تو زبان کا مستقبل بھی مخدوش ہو سکتا ہے۔ کسی بھی علم و فن کے حصول کے لیے اصطلاحات اساسی اہمیت کی حامل ہیں۔ زبان کی ترقی کے لیے علمی و فنی کتابوں کا ترجمہ اور اصطلاحات کا وضع کرنا ضروری ہے۔ کوئی بھی زندہ زبان اس ناگزیر علمی عمل سے غفلت نہیں برت سکتی۔ اصطلاح کی ضرورت سے کسی بھی ذی شعور کو انکار نہیں۔ جب تک موزوں اور قابلِ فہم اصطلاحات نہ ہوں گی، اس وقت تک کسی بھی مضمون کی تعلیم و تدریس ممکن نہیں۔ بقول مولوی وحیدالدین سلیم:

> اگر اصطلاحیں نہ ہوں تو ہم علمی مطلب کے ادا کرنے میں طول لاطائل سے کسی طرح نہیں بچ سکتے۔ جہاں ایک چھوٹے سے لفظ سے کام نکل سکتا ہے، وہاں بڑے بڑے جملے لکھنے پڑتے ہیں اور ان کو بار بار دہرانا پڑتا ہے۔ لکھنے والے کا وقت جا ضائع ہوتا ہے اور پڑھنے والے کی طبیعت جدا ملول ہوتی ہے۔

ISSN: 2519-6332 (Print),   ISSN: 2708-1915 (Online)

> اصطلاحیں درحقیقت اشارے ہیں، جو خیالات کے مجموعوں کی طرف ذہن کو فوراً منتقل کر دیتے ہیں۔ (۴)

اصطلاحات سازی کے لیے الفاظ و تراکیب کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرتے وقت دونوں زبانوں کے مزاج، ساخت الفاظ کی بناوٹ اور الفاظ کی نشست و برخاست کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اصطلاح کا مقصد ہی مفہوم اور معنی کی ترسیل ہے۔ اگر اصطلاح میں مفہوم اور معنی کی طرف اشارہ موجود نہ ہو تو ایسی اصطلاح بیکار ہے۔ اصطلاح مختصر، جامع، رواں اور آسان فہم ہو۔

ترجمہ نگاری کا ایک اہم شعبہ اصطلاحات کا ترجمہ ہے۔ چونکہ اصطلاح کا مقصد علم کے مخصوص میدان کے مطالب کو نہایت اختصار اور قطعیت سے بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس لیے وضعِ اصطلاحات میں از حد حزم و احتیاط اور دماغ سوزی کی ضرورت ہے۔ خارجی پہلو (ہیئت) کے لیے جہاں موضوع ترین لفظ کا انتخاب ضروری ہے، وہاں داخلی احساس (روح) کا خیال رکھنا بھی لازم ہے۔ اصطلاح میں محض معنی و مفہوم کافی نہیں بلکہ لفظ کی کی اصل روح کا انتقال بھی ضروری ہے تاکہ کوئی ابہام اور الجھن باقی نہ رہے اور تمام ابعاد اور پہلوؤں کو محیط ہو۔ معنیٰ کے تعین کے سلسلے میں ضروری ہے کہ اصطلاح کا معروف اور استنادی ترجمہ ہو، جس میں متعلقہ مضمون کے دائرے کے تمام نقوش ہوں۔

اصطلاح کا ترجمہ سہل اور عام فہم قابلِ قبول زبان میں ہو۔ ایک سائنسی اور تکنیکی اصطلاح اور دوسرا اس کا مشکل ترجمہ۔ یک نہ شد دو شد والا معاملہ نہ ہو۔ اگر ترجمے میں انگریزی اصطلاح سے بھی زیادہ مغائرت پائی جائے تو سعیٔ لاحاصل ہے۔ اصطلاح وہی موزوں ہے، جو مفہوم کو زیادہ صحت اور جامعیت سے ادا کرے اور جو سیکھنے میں سبک، سہل اور اردو مزاج کے قریب ہو۔ نہ انگریزی کی بے جا تقلید، نہ عربی و فارسی زدہ۔

نئی اصطلاحات وضع کرتے وقت زبان کے مزاج کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ خوش قسمتی سے اردو امتزاجی مزاج کی حامل زبان ہے۔ اس کے صوتی نظام میں اتنی لچک موجود ہے کہ اس میں ہر نوع کے الفاظ کا انجذاب ممکن ہے۔ ماضی میں جامعہ عثمانیہ اور دیگر اصطلاحات وضع کرنے والے اداروں میں عموماً عربی و فارسی کے عالم ہوتے تھے۔ انھوں نے اصطلاح سازی میں عربی و فارسی الفاظ لینے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا، لیکن آج کا دور ماضی سے بہت مختلف ہے۔ اب عربی و فارسی ہمارے ماحول میں اس طرح دخیل نہیں، جس طرح ماضی میں تھی۔ اب انگریزی کو وہی حیثیت حاصل ہے۔ انگریزی کے بے شمار الفاظ و مرکبات ہماری زبان کا حصہ بن چکے ہیں اور قبولِ عام کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ ایسے الفاظ کی جگہ دوسرے نامانوس اور اجنبی الفاظ و اصطلاحات لانا

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

غیر علمی اور انتہا پسندانہ کوشش ہو گی۔مثلاً ٹیلی ویژن، ٹیلی فون،موبائل،سگنل، کمپیوٹر،لیپ ٹاپ،لیٹر پیڈ،ائرلائن،ڈش انٹینا، ریموٹ،سکرین،لیبارٹری، ٹیوشن، ٹیوٹر،نوٹس،تھرما میٹر،لاؤڈ سپیکراسی طرح ٹکٹ، پلیٹ فارم،گارڈ،سیٹ، برتھ،سٹیشن ماسٹروغیرہ۔اصطلاحات کی تشکیل کے لیے دو قسم کی آرا پائی جاتی ہیں۔ایک گروہ انگریزی اصطلاحات کو جوں کا توں اپنانے کا حامی ہے، جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک انگریزی کی کوئی اصطلاح قابلِ قبول نہیں۔یہ دونوں نقطہ ہائے نظر انتہا پسندانہ ہیں۔انگریزی کے عام فہم الفاظ اور اصطلاحیں جو ہمارے ماحول میں رچ بس گئی ہیں۔ان کو برقرار رکھنا چاہیے۔اصطلاح کے ترجمے کے لیے عوامی مزاج اور رویے کو بھی مدِنظر رکھنا لازمی ہے۔مثال کے طور پر *Jinnah Garden* کا ترجمہ باغِ جناح اور قذافی سٹیڈیم تو مقبول ہو گئے لیکن مری روڈ کا نام شہنشاہ محمد رضا پہلوی معروف نہ ہو سکا۔ ناول اور ڈراما تو مقبول ہو گئے، لیکن Literature اور Short Story کا ترجمہ بالترتیب ادب اور افسانہ مقبول ہوا۔اصطلاح کے ترجمے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ مترجم دونوں زبانوں میں اس کے مفہوم و مطالب پر غور کرے تاکہ اصطلاح اپنے جسم و روح کے ساتھ منتقل ہو۔معنوی جہت کے ساتھ اظہار کا قرینہ بھی مناسب ہو۔یعنی ترجمے میں جب متن اور اسلوب دونوں منتقل ہوں گے،تو ترجمے کا حق ادا ہو سکے گا۔

اصطلاح سازی کی تاریخ پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اصطلاح سازی انفرادی طور پر بھی کی گئی ہے اور کسی مشاورتی مجلس یا بورڈ کے زیرِ نگرانی بھی، تاہم اصطلاحات وضع کرتے وقت چند اصول ہمیشہ پیشِ نظر رہنے چاہیں تاکہ آسان فہم اور قابل قبول اصطلاحیں وضع کی جا سکیں مثلاً:

۱۔ اصطلاحات زبان اور فن دونوں لحاظ سے موزوں ہوں۔مثلاً Language کا ترجمہ زبان بھلا لگتا ہے لیکن Linguistic کا ترجمہ زبانی (بجائے لسانی) مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

۲۔ ایسے عربی، فارسی، انگریزی اور مقامی الفاظ لیے جائیں جو عام فہم اور مستعمل ہوں۔

۳۔ انگریزی کے ایسے الفاظ جو معروف ہیں اور زبانوں پر چڑھ گئے ہیں،وہ جُوں کے توں لے لیے جائیں۔

۴۔ مفرد اصطلاحوں کو ترجیح دی جائے۔اگر مرکب استعمال کیا جائے تو رواجِ عام کے مطابق ہوں۔

۵۔ ایک تصور کے لیے ایک ہی اصطلاح (لفظ) استعمال کی جائے۔

علم و فن کا استحکام، اصطلاحات میں یکسانی اور ہمواری سے ممکن ہے۔علمی اصطلاحات کے لیے جس نوع کی متانت اور بھاری بھرکم پن کی ضرورت درکار ہے۔الفاظ کا چناؤ بھی ویسا ہونا چاہیے۔ترجمے کا مقصد اصطلاح کی توضیع ہے، اس لیے اصطلاحی مفہوم کو اُردو میں ترجمہ کرتے وقت لغوی معنی کی مناسبت سے ایسا لفظ وضع کرنا چاہیے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

جو اتنا واضح ہو کہ مزید تعریف وتشریح کی ضرورت نہ پڑے۔

اردو میں صطلاحات سازی کی شان دار روایت موجود ہے۔ اردو میں باقاعدہ اصطلاحات سازی کی تاریخ کم وبیش دوصدیوں کومحیط ہے۔ یہ اصطلاح سازی انفرادی اوراجتماعی ہر دوطرح کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اردو میں اصطلاحات نگاری کا کام وسیع پیمانے پر کیا گیا، جس سے علمی اور لسانی سرمائے میں میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ آج اردو زبان کا شمار دنیا کی ان چند زبانوں میں ہوتا ہے، جن کے پاس اصطلاحات کا کثیر سرمایہ موجود ہے۔ بلاشبہ اردو زبان میں اصطلاحات کا قیمتی ذخیرہ موجود ہے لیکن سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں اصطلاح سازی کے عمل کو بھی جدت سے ہمکنار کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ علوم وفنون کی تدریس وتعلیم میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس کام کے لیے ماضی کی طرح انفرادی اور اجتماعی ہر دوطرح کی کاوش کی ضرورت ہے۔ اصطلاح سازی اسی ارتقائی عمل ہے، کیوں کہ نئی نئی ایجادات وتصورات اور مفاہیم کو ادا کرنے کے لیے نت نئے الفاظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے کوئی بھی زبان ترقی یافتہ ہونے کے باوجود جملہ علوم وفنون کے معانی و مطالب اور اصطلاحات میں خود کفیل ہونے کا دعوی نہیں کرسکتی۔

اردو اصطلاح سازی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی اردو ترجمہ کی تاریخ۔ دنیا کی بیشتر زبانیں موزوں الفاظ کی عدم دستیابی کی بنا پر اپنا ذخیرہ الفاظ دوسری زبانوں سے مستعار لے کر اپنی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں، جیسے انگریزی نے یونانی اور لاطینی زبانوں سے مدد لے کر بہت سے الفاظ اور اصطلاحیں مستعار لیں اور انھیں اپنی زبان و ادب میں مروّج کیا۔ فارسی نے عربی سے اور عربی نے آرامی اور عبرانی زبانوں کے الفاظ ادھار لے کر انھیں اپنا لیا۔ اسی طرح اردو نے فارسی، عربی، ترکی اور انگریزی سے الفاظ مستعار لے کر انھیں اپنے اندر جذب کیا۔ اردو میں اصطلاحات اسی وقت سے وضع ہونے لگیں، جب یہ زبان علوم وفنون کے اظہار کا وسیلہ بنی تھی۔ اس دور میں اصطلاحات عربی، فارسی، ترکی اور سنسکرت سے بنائی جاتی تھی لیکن اٹھارھویں صدی عیسوی میں انگریزی تسلط کے ساتھ حالات میں تبدیلی آ گئی۔ جدید مغربی علوم کو اردو زبان کے ذریعے حاصل کرنے کا عمل شروع ہوا۔ اس وقت اردو میں اصطلاح سازی کے سلسلے میں بہت ساری انجمنوں، اکادمیوں اور سوسائٹیوں نے محنت اور لگن سے وضع اصطلاحات پر غور کیا۔

بقول ڈاکٹر عطش درانی:

> جہاں تک اردو اصطلاحات کی تعداد کا تعلق ہے۔ سب سے بڑے مجموعے
> فرہنگِ اصطلاحات از اردو سائنس بورڈ لاہور میں اب تک ایک لاکھ بیس ہزار

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اصطلاحیں یکجا کی جا سکی ہیں، تاہم اس میں بہت سا قدیم و جدید کام شامل نہیں ہو سکا۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً اتنی ہی اصطلاحات کا مزید ذخیرہ موجود ہے۔ اگر دس بیس باقی ماندہ موضوعات پر بھی کام ہو جائے تو یہ ذخیرہ ساڑھے تین لاکھ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ تعداد یونیسکو کی سفارشات کے مطابق علمی سائنس، تکنیکی علوم کے فروغ کے لیے ایک معقول تعداد ہے۔ یورپین کمیشن لکسمبرگ کے پاس موجود اصطلاحات کی تعداد ساتھ ہزار ہے۔(۵)

اصطلاح سازی کے لیے اصول وضوابط کا تعین ضروری ہے۔ جدید علوم کی اصطلاحات وضع کرنے کے ساتھ ساتھ پرانی اصطلاحات پر بھی نظر ثانی ضروری ہے۔ اردو اصطلاح سازی کے وقت با قاعدہ اصول وضوابط کا تعین کیا گیا کیا، جس کا ذکر وحید الدین سلیم کی کتاب ''وضع اصطلاحات'' میں تفصیل سے موجود ہے۔ وحید الدین سلیم کی کتاب وضع اصطلاحات اصطلاحات سازی کے لیے بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس موضوع پر انگریزی سمیت دنیا کی کسی بھی زبان میں علمی اصطلاحات کی یہ پہلی مبسوط کتاب ہے۔ وضع اصطلاحات کے وقت ہر ادارے اور محققین نے اس کتاب سے بھر پور استفادہ کیا۔ صرف یہی نہیں نہیں بلکہ دہلی کالج کی اصطلاحات سازی زمانی اعتبار سے انگریزی سے کئی سال پہلے کی بات ہے۔ اردو میں وضعِ اصطلاحات کے جو اصول وضوابط بنائے گئے، ان میں وقت اور ضرورت کے مطابق ترمیم و اضافہ بھی ہوا۔ مزید براں متعدد ماہرین نے وضع اصطلاحات کے لیے اصول اور تجاویز دیں۔ ان میں مولوی عبدالحق، میجر آفتاب حسن، ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر سلیم فارانی، ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر شوکت سبزواری کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔

انفرادی کوششوں کے ساتھ ساتھ اردو اصطلاحات سازی کے فروغ میں متعدد اداروں نے نمایاں خدمات انجام دیں: جیسے مدرسہ غازی الدین (۱۷۹۲ء)، فورٹ ولیم کالج (۱۸۰۰ء)، دہلی کالج (۱۸۲۹ء)، سرسیّد کی سائنٹفک سوسائٹی، لکھنؤ (۱۸۳۱ء)، آگرہ بک سوسائٹی، آگرہ (۱۸۳۳ء)، شمس الامرا نواب فخر الدین کا سلسلہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، ان کا مطبع اور مدرسہ فخریہ حیدر آباد دکن (۱۸۴۵ء)، سائنٹفک سوسائٹی، مدراس (۱۸۵۳ء)، میڈیکل کالج آگرہ (۱۸۵۴ء)، انجینئرنگ کالج، رُڑکی (۱۸۵۶ء)، سائنٹفک سوسائٹی، علی گڑھ (۱۸۶۷ء)، سائنٹفک سوسائٹی، مظفر پور (۱۸۶۸ء)، حیدرآباد دکن کا دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ (۱۷/ اگست ۱۹۱۷ء)، انجمن ترقی اردو ہند (۱۹۰۳ء)، انجمن ترقیِ اردو کراچی (۱۹۴۸ء)، مجلسِ ترقیِ ادب لاہور (۱۹۵۰ء)، سائنٹفک سوسائٹی، کراچی (۱۹۵۵ء)، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور (۱۹۵۶ء) اور ترقی اردو بورڈ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

کراچی (۱۹۵۸ء)، مرکزی اردو بورڈ، لاہور (۱۹۵۶ء)، زبانِ دفتری حکومت پنجاب، لاہور (۱۹۴۹ء)، پنجاب یونی ورسٹی، شعبۂ تالیف وترجمہ اور مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد (۱۹۷۹ء) وغیرہ۔[۶]

اس کے ساتھ ساتھ ہماری جامعات خاص کر جامعہ کراچی، جامعہ پنجاب، زرعی یونی ورسٹی، فیصل آباد، اردو کالج، کراچی اور دیگر علمی و تعلیمی ادارے نئے علوم کی اصطلاحات کے دفتر ترتیب دے چکے ہیں۔ ان میں سے کچھ ادارے ایسے ہیں، جن کی اصطلاحات کا ذخیرہ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ زرعی یونی ورسٹی فیصل آباد نے زراعت کے موضوعات پر تقریباً چالیس ہزار اصطلاحات وضع کیں۔ اردو اصطلاحات سازی کتابیات مرتبہ ابو سلمان شاہ جہان پوری میں ۱۳۴ لغات اصطلاحات اور ۳۲۰ ایسی کتابوں کا ذکر ملتا ہے، جن کے آخر میں فرہنگ اصطلاحات دی گئی ہیں۔ ایک اور مقالے میں اصطلاحات کی ۲۳۳ لغات اور کتابوں کے آخر میں دی گئی ۳۸۷ فرہنگِ اصطلاحات ملتا ہے۔ وہ ستانوے (۹۷) اردو انگریزی اور انگریزی اردو لغات ان کے علاوہ ہیں، جن کا ذکر کتابیات لغاتِ اردو میں کیا گیا ہے۔ پاکستان میں اصطلاح سازی کے کام میں مقدار اور معیار کے لحاظ سے انجمن ترقی اردو پاکستان نے شان دار خدمات سرانجام دیں اور یہ ادارہ اس تحریک کا رہنما ثابت ہوا۔

ہندوستان میں قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان (دہلی) اور ترقی اردو بیورو، ہند (۱۹۷۱ء) نے اصطلاحات وضع کرنے میں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اصطلاح سازی کے میدان میں ہندوستان کے تعلیمی اور علمی اداروں میں مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ، جامعہ اسلامیہ، مسلم ایجوکیشنل کانفرنس، دارالمصنّفین، اعظم گڑھ، این سی ای آر ٹی، ہمدرد انسٹی ٹیوٹ اور ساہتیہ اکیڈمی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔[۷]

اُردو میں لسانیات کی اصطلاحات کا معاملہ پیچیدہ اور دقت طلب ہے۔ ابھی تک اُردو میں لسانیات کی اصطلاحات متعین نہیں اگرچہ اُردو میں لسانی اصطلاحات سازی کی کوشش ہوتی ہیں۔ ان میں ترقی اُردو بیورو نئی دہلی کی ''فرہنگ اصطلاحات لسانیات''،[۸] ''کشافِ اصطلاحات لسانیات'' از ڈاکٹر الٰہی بخش اختر اعوان،[۹] ''فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات'' مرتبہ پروفیسر عامر علی خان[۱۰] اور کی ''لغاتِ لسانیات'' مترجمہ خالد محمود خان[۱۱] شامل ہیں۔ ڈاکٹر سہیل بخاری نے بھی ''اصطلاحاتِ لسانی'' (تسوید ۱۹۸۸ء) کے عنوان سے فرہنگِ لسانیات مرتب کی تھی اور اس کا مسودہ انھوں نے اکادمی ادبیات میں اشاعت کے لیے دیا، جو دست بردِ زمانہ کی نذر ہو گیا۔

اس کے علاوہ لسانیات کے موضوع پر کچھ کتب کے آخر میں لسانی اصطلاحات کی ایک مختصر فرہنگ دی گئی ہے۔ جن میں توضیحی لسانیات از عتیق صدیقی، آواز شناسی از پروفیسر خلیل صدیقی، اردو لسانیات از شوکت

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

سبزواری، اردو کی لسانی تشکیل از ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ، نئی اردو قواعد از ڈاکٹر عصمت جاوید، لسانیات کے بنیادی اصول از ڈاکٹر اقتدار حسین، اردو لسانیات از ڈاکٹر نصیر احمد خاں، اردو کا صوتی نظام از ڈاکٹر محبوب عالم خان، لسانی مطالعے از ڈاکٹر گیان چند خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

بیورو آف فروغ اُردو نئی دہلی نے اصطلاحات سازی کے لیے اصول وضوابط مقرر کیے اور ''اپنے قائم کردہ دار اصول وضوابط کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیورو کی اصطلاح ساز کمیٹی نے دوسرے علوم کی طرح لسانیات کی بھی تقریباً پانچ ہزار اصطلاحات وضع کی ہیں۔ اس کام کی اہمیت اور قدر و قیمت سے انکار ممکن نہیں، تاہم ان اصطلاحات کی تشریح نہیں کی گئی۔ اگر ان اصطلاحات کی تشریح بھی پیش کر دی جاتی تو طالب علموں کے لیے بہت آسانی ہو جاتی۔ لسانیات کی اس فرہنگ میں بعض ایسی غلطیاں ملتی ہیں جن سے ذہن الجھتا ہے، مثلاً زبان کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی کے لیے کے انگریزی کی اصطلاح فونیم کو بجنسہٖ قائم رکھا ہے لیکن Zero Phoneme کے لیے صفر آواز استعمال کیا ہے۔ یہاں صفر فونیم زیادہ مناسب تھا۔ اسی طرح Zero Morpheme کے لیے صفر مارفیم ہونا چاہیے تھا۔ Acoustic اور Auditory کے لیے سمعی اور سمعیاتی کی اصطلاح وضع کی ہے , جبکہ یہ General Phonetics (عام فونیمیات) کی دو الگ شاخیں ہیں۔ Acoustic Phonetics میں بولنے والے کے ہونٹوں سے سننے والے کے کانوں کے درمیان پھیلی ہوئی آواز کی لہروں کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور Auditory Phonetics میں کان کے اندر کا نظام جس طرح آواز کو سن کر اسے پہنچواتا ہے، اس سے بحث کی جاتی۔ زیرِ بحث فرہنگ میں Accent کے لیے بل اور لہجہ دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن Primary Accent کے لیے خاص بل Stress Accent کے لیے بل دار لہجہ او Tonic accent کے لیے لہر دار لہجہ استعمال کیا گیا ہے، جس سے اصطلاحوں کے درمیان سقم پیدا ہو گیا ہے۔''(۱۴)

''کشافِ اصطلاحات لسانیات'' از ڈاکٹر الٰہی بخش اختر اعوان کے ہاں کہیں کہیں اصطلاحات کی توضیح ملتی ہے، لیکن یہ بھی تشنہ ہے۔ ''فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات'' مرتبہ پروفیسر عامر علی خان مین محض اردو مترادفات دیے گئے ہیں۔ ''لغاتِ لسانیات'' مترجمہ خالد محمود خان میں قدرے توضیحی انداز اختیار کیا گیا ہے لیکن اس کی تشریحات مبہم اور غیر واضح ہیں؛ نیز اس میں اصطلاحات کا پورا احاطہ نہیں کیا گیا۔

اصطلاحات کے ذخیرے کے کے تنقیدی و تجزیاتی مطالعے کی اساس پر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات کے تراجم میں وہ معنوی وسط اور تلازماتی کیفیت عنقا ہے، جو تحصیل کو سہل بنا دے۔ علاوہ ازیں ایک ہی اصطلاح کے لیے متعدد مترادفات کا استعمال بھی الجھن کا باعث بنتا ہے۔ مثال کے طور پر:

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۱۔ Speech Organs کے لیے اعضائے تکلم، اعضائے صوت، اعضائے نطق

۲۔ Dental کے لیے دندانی، اسنانی، شفوی

۳۔ Uvula کے لیے لہات، کوا

۴۔ Pharynx کے لیے حلقوم، کنٹھ

۵۔ Vocal Cords کے لیے صوتی لب، صوتی تار، صوتی تانت

۶۔ Nasal کے لیے انفی، مغنونہ

۷۔ Retroflex کے لیے معکوسی، کوزی، پلٹے دار، مخی، ملفوفی

۸۔ lateral کے لیے حنکی، تالوی، پہلوی، بغلی، منحرف

۹۔ Fricitive کے لیے صفیری، جاریہ، اسکاریہ، تصادی، رگڑ الوا

۱۰۔ Flapped کے لیے تکریری، لہردار، تھپک دار

۱۱۔ Aspirates کے لیے نفسی، منفوس، ہکاری، ہائیہ

۱۲۔ Stops کے لیے بندشی، وقفیہ، مسدودہ

۱۳۔ Voiced کے لیے مسموع، مہموسہ، مجہورہ، مصیتی

۱۴۔ Phoneme کے لیے فونیم، صوتیہ، نطقیہ

۱۵۔ Afix کے لیے ڈاکٹر شوکت سبزواری نے اضافہ اور دیگر نے تعلیقہ لکھا۔

۱۶۔ Dipthong کے لیے ڈاکٹر شوکت سبزواری نے مرکب مصوتہ اور دیگر نے دوہرا مصوتہ لکھا۔ ڈاکٹر الٰہی بخش اور پروفیسر عامر علی خاں نے ''دومصوتہ'' لکھ دیا۔

۱۷۔ Accent کے لیے شوکت سبزواری نے نقرہ، ڈاکٹر الٰہی بخش نے نبر اور دیگر نے لہجہ لکھا۔

۱۸۔ Stress کے ڈاکٹر محبوب عالم خان نے زور، ڈاکٹر اقتدار حسین، ڈاکٹر گیان چند اور ڈاکٹر عصمت جاوید نے بل لکھا۔ تاکید بھی مروج ہے۔

۱۹۔ Intonation کے لیے ڈاکٹر محبوب عالم خان نے لہجہ/ سرلہر، ڈاکٹر الٰہی بخش نے لحن اور پروفیسر عامر علی خاں نے لحن/ سرلہر لکھا۔

۲۰۔ Tone کے لیے گمک، سر، تان

۲۱۔ Phonology کے لیے علم الاصوات، علمِ اصوات، فونیمیات

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۲۲۔Computational کے لیے شماریاتی، تخمینی، حسابی، مشینی، کمپیوٹری

اس مسئلے کا تدارک اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ ہر اصطلاح کے لیے ایک ہی معروف لفظ ہو۔ اصطلاح سازی کے لیے استناد (معیار بندی) کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ اس کے لیے ایک ایسی مجلس استناد کا قیام ناگزیر ہے جو ایک مترادف کا حکم جاری کرے۔ مشاورت سے اصطلاحیں خلطِ مبحث کا شکار نہیں ہوں گی اور واحد مترادف تک پہنچا جا سکے گا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ استناد کون کرے؟

مجلسِ استناد کیسی ہو اور کون قائم کرے؟ اس ضمن میں ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں: ہر علم و فن کی اصطلاح سازی کا کام ایسی مجالس کے سپرد کیا جائے جن کے ارکان مندرجہ ذیل ہوں:

۱۔ علم یا فن کے کم از کم دو ماہرِ خصوصی ۲۔ السنۂ شرقیہ کا ماہر

۳۔ ماہر اصطلاح ساز یا اصطلاح سازی کا اصول دان [۱۳]

وارث سرہندی رقم طراز ہیں:

> اس باب میں اب تک جو کام ہو چکا ہے، اسے یکجا کیا جائے۔ یہ کام ایک مرکزی ادارے کے ذمے لگایا جائے۔ یہ ادارہ مقتدرہ قومی زبان بھی ہوسکتا ہے۔ اس مرکزی ادارے کے تحت ایک خاص مجلس تشکیل دی جائے، جس کے ارکان وہ اصحاب ہوں جو لسانی تحقیق، لغت نویسی اور اصطلاح سازی کا کافی تجربہ رکھتے ہوں۔ یہ مجلس موجودہ ذخیرہ اصطلاحات کا گہری نظر سے جائزہ لے اور ایک مفہوم کے لیے صرف ایک اصطلاح کا تعین کرے۔ اس کام کو زیادہ معتبر اور معیاری بنانے کے لیے بیرونی معاونین کا ایک وسیع حلقہ قائم کیا جا سکتا ہے تا کہ وہ حضرات جو اس کام کے اہل ہیں، مگر بوجوہ مستقل اور ہمہ وقت وابستگی اختیار نہیں کر سکتے وہ بھی اس اہم قومی خدمت میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ [۱۴]

اصطلاحات کے ترجمے کے وقت معیار بندی کی انفرادی کاوش بہت کم کامیاب ہوتی ہے۔ اداروں کی کاوش سے قبولِ عام کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے، کیوں کہ ایک ادارے کو اجتماعی تائید حاصل ہوتی ہے۔

ایسی صورت میں ادارہ فروغِ قومی زبان اسلام آباد اور ترقی اردو بورڈ کراچی جیسے ادارے موزوں ہیں۔

ترقی یافتہ زبانوں مثلاً انگریزی میں لسانی اصطلاحات پر وضاحتی لغات اور انسائیکلو پیڈیا موجود ہیں۔ مثال کے طور پر:

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

i. Keth Brown and jim Miller, The cambridge dictionary of Linguistics, Cambridge University Press, 2013.
ii. P. H. Matthews, The Concise Oxford Dictionary of Linguistics, Oxford University Press, london, 2007.
ii. David Crystal, a Dictionay of Linguistics and Phonetics, Black well Publishing Oxford, UK 2008.
iii. Hadumod Bussmann, Routledge Dictionary of Language and Linguistics, Routledge, London 1996.
Translated and edited by Gregory Trauth and Kerstin Kazzaz.
iv. Kristern Malmkjaer (Editor), The Linguistics Encyclopedia, Routledge Taylor and francis Group, London, 1995.
v. Encyclopedia of Linguistics, Vol.1, Fitzroy Dearborn (an imprint of the Taylor & Francis Group), New York, 2005.
vi. Patrick Com Hagan (Editor), The Cambridge Encyclopedia of the Langugae Sciences, Cambridge University Press, New York, 2011.
vii. Keth Brown, Ronald E.Ashe, (Editors), Enctclopedia of Language and Linguistics, Vol. 1-14, Elsevier Ltd. 2005.
viii. E. K. Brown, anne Anderson Encyclopedia of Language & Linguistics, Elsevier Boston, 2006.

مندرجہ بالا فہرست میں آخری انسائیکلو پیڈیا کی بات کریں تو اس میں ۷۵۰۰۰۰۰ الفاظ، ۱۱۰۰۰ صفحات، ۳۰۰۰ مقالات، ۱۱۵۰۰ اشکال، ۱۳۰ ہاف تون، ۱۵۰ رنگ،اس کے علاوہ اضافی طور پر آن لائن آڈیو، ویڈیو اور ٹیکسٹ فائلز، ۳۵۰۰ فرہنگی تعریفات اور ۳۹۰۰۰ حوالہ جات پر مشتمل ہے۔

اب چونکہ جامعات میں لسانیات کی طرف توجہ دی جا رہی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اردو کی تمام لسانی فرہنگوں کا گہری نظر سے جائزہ لے کر انگریزی کی لسانی لغات اور انسائیکلو پیڈیا کی روشنی میں ایک جامع توضیح لغتِ لسانیات مرتب جائے،جس میں ضروری تشریح اور تفصیل موجود ہو۔

حواشی

۱۔ https://www.google.com/search?q=term+means&rlz (۲/اپریل ۲۰۲۳ء)
۲۔ ”اردولغت (تاریخی اصول پر)“، (کراچی: ۲۰۱۷ءاردولغت بورڈ، ۲۰۱۷ء)،(udb.gov.pk)
۳۔ مولوی سید احمد دہلوی، ”فرہنگِ آصفیہ“، حصہ اوّل (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۹ء)ص ۱۷۷
۴۔ وحیدالدین سلیم، ”وضعِ اصطلاحات“ (کراچی: انجمن ترقی اُردو پاکستان)،ص ۸۸،طبع چہارم

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۵۔ ڈاکٹرعطش درّانی،’’اردو اصطلاحات سازی‘‘(اسلام آباد: انجمن شرقیہ، ۱۹۹۴ء)ص ۱۶۱،طبع دوم
۶۔ ڈاکٹر الماس خانم،’’اردو میں لسانی ولسانیاتی تحقیق‘‘، (لاہور: سانجھ پبلی کیشنز، ۲۰۱۵ء)،ص ۱۳۲۔۱۳۱
۷۔ نصیر احمد خان،’’اردو لسانیات‘‘، (نئی دہلی: اردو محل پبلی کیشن، ۱۹۹۰ء)،ص ۱۶۹
۸۔ ’’فرہنگ اصطلاحاتِ لسانیات‘‘، (نئی دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۸۷ء)
۹۔ ڈاکٹر الٰہی بخش اختر اعوان،’’کشاف اصطلاحات لسانیات‘‘، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵ء)
۱۰۔ پروفیسر عامر علی خان (مرتب)،’’فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات‘‘، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۱۰ء)
۱۱۔ فرینک گینور اور ماریو پائی (Frank Gaynor & Mario Pei)،’’لغاتِ لسانیات‘‘ (Dictionary of Linguistics)،مترجم: خالد محمود خان، (ملتان: بیکن بکس، ۲۰۰۷ء)
۱۲۔ نصیر احمد خان،’’اردو لسانیات‘‘ (نئی دہلی: اردو محل پبلی کیشن، ۱۹۹۰ء)،ص ۱۷۳
۱۳۔ ڈاکٹر سلیم اختر،’’اصطلاح سازی، تاریخ مباحث‘‘ (لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۱۹۹۳ء)،ص ۵۸۔۵۹
۱۴۔ وارث سرہندی،’’زبان و بیان‘‘ (لسانی مقالات)(اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۹ء)،ص ۲۰

مآخذ

۱۔ اختر، سلیم، ڈاکٹر،’’اصطلاح سازی، تاریخ مباحث‘‘، لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۱۹۹۳ء
۲۔ خان، نصیر احمد،’’اردو لسانیات‘‘، نئی دہلی: اردو محل پبلی کیشن، ۱۹۹۰ء
۳۔ خانم، الماس، ڈاکٹر،’’اردو میں لسانی ولسانیاتی تحقیق‘‘، لاہور: سانجھ پبلی کیشنز، ۲۰۱۵ء
۴۔ درّانی، عطش، ڈاکٹر،’’اردو اصطلاحات سازی‘‘، اسلام آباد: انجمن شرقیہ، ۱۹۹۴ء، طبع دوم
۵۔ سرہندی، وارث،’’زبان و بیان (لسانی مقالات)‘‘، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۹ء
۶۔ سلیم، وحید الدین،’’وضعِ اصطلاحات‘‘، کراچی: انجمن ترقی اُردو پاکستان، طبع چہارم

لغات و فرہنگ

۱۔ اعوان، الٰہی بخش اختر، ڈاکٹر،’’کشاف اصطلاحات لسانیات‘‘، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵ء
۲۔ خان، عامر علی، پروفیسر، (مرتب)،’’فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات‘‘، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۱۰ء
۳۔ دہلوی، مولوی سید احمد،’’فرہنگ آصفیہ‘‘، حصہ اوّل، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۹ء
۴۔ ’’فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات‘‘، نئی دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۸۷ء
۵۔ گینور، فرینک، اور پائی، ماریو (Gaynor, Frank & Pei, Mario)،’’لغاتِ لسانیات‘‘ (Dictionary of Linguistics)،مترجم: خالد محمود خان، ملتان: بیکن بکس، ۲۰۰۷ء

ویب سائٹس

۱۔ https://www.google.com/search?q=term+means&rlz
۲۔ udb.gov.pk